پاکستان نیوز ہیڈ لائنز 17 اگست 2018

۔جمہوریت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی نظام ہے اور اس سے کسی اچھائی کی امید نہیں رکھی جاسکتی

-دشمنوں سے اتحاد کا پاکستان کو نہ پہلے فائدہ پہنچا ہے اور نہ آئندہ پہنچے گا

-مدینہ کی ریاست کی پیروی کرتے ہوئے کس طرح امریکہ، موجودہ دور کے قریش، سے تعلقات کو مستحکم کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے؟

تفصیلات:

جمہوریت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی نظام ہے اور اس سے کسی اچھائی کی امید نہیں رکھی جاسکتی

13 اگست 2018 کو پندرویں قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس شروع ہو گا جہاں 25 جولائی کے انتخابات میں کامیاب ہونے والے 331 نمائندیں پارلیمنٹ کے ایوان زیری کے رکن کے طور پر حلف اٹھائیں گے۔ پچھلی قومی اسمبلی کے اسپیکر ایاز صادق 342 کے ہاوس میں منتخب ہونے والے اراکین اسمبلی سے حلف لیں گے۔اس اجلاس کی میڈیا کے ذریعے بہت تشہیر کی گئی، لیکن پندرویں قومی اسمبلی بھی وہی نتائج دے گی جو اس سے پہلے چودہ اسمبلیاں دے چکی ہیں یعنی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی میں مزید اضافہ ہو گا۔

جمہوریت میں قوانین اسمبلی میں جمع ہونے والے مرد وخواتین کی مرضی، خواہشات اور ضروریات کے مطابق بنتے ہیں جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ،

وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ

"(اور) ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے آپ ﷺ پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں آپ ﷺ کو بہکانہ دیں" (المائدہ:49)۔

لہٰذا قوانین اسمبلی میں موجود لوگوں کی مرضی سے بنتے ہیں اس بات سے قطع نظر کہ آیا وہ قرآن وسنت سے اخذ شدہ ہیں یا نہیں۔یہی وجہ ہے کہ سود جاری وساری ہے اگرچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے دشمنوں سے اتحاد کیا جاتا ہے اگرچہ اسلام نے صاف صاف الفاظ میں اسے حرام قرار دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ توانائی کے وسائل کی نجکاری کی جاتی ہے تاکہ نجی کمپنیاں عام افراد کی قیمت پر دولت کے پہاڑ جمع کرلیں اگرچہ شریعت نے انہیں عوامی ملکیت قرار دیا ہے جس کا فائدہ تمام عوام تک پہنچنا ضروری ہے۔ اور یہ تو اس جمہوری نظام میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی کھلی نافرمانی کی بے شمار مثالوں میں سے صرف چند مثالیں ہیں۔

ہم نے یہ دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفار کی تمام پیشکشوں کو مسترد کر دیا تھا جب وہ آپ کو ان کے کفریہ نظام میں شمولیت کی دعوت دیتے تھے۔کفار نے آپ ﷺ کو اپنی پارلیمنٹ، دارالندوہ، کا رکن بنانے بلکہ اس کا سربراہ تک بنانے کی پیشکش، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کے طاغوتی نظام میں شمولیت کی پیشکش کو مکمل طور پر مسترد کر دیا تھا جہاں فیصلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی سے ہٹ کر کیے جاتے تھے جیسا کہ آج کی جدید جمہوریت میں کیا جاتا ہے۔جمہوریت وہ نظام ہے جہاں حکمرانی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر نہیں کی جاتی۔اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں نہ صرف اس نظام حکمرانی میں شمولیت سے منع فرمایا ہے بلکہ اس کے انکار کا حکم دیا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا

"کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) آپ ﷺ پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) آپ ﷺ سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ طاغوت کے پاس لے جاکر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے" (النساء:60)۔

لہٰذا جمہوریت کا خاتمہ اور نبوت کے طریقے پر خلافت کا قیام عمل میں لانا ہی حقیقی تبدیلی ہو گی۔

دشمنوں سے اتحاد کا پاکستان کو نہ پہلے فائدہ پہنچا ہے اور نہ آئندہ پہنچے گا

9 اگست 2018 کو وائس آف امریکہ نے یہ خبر نشر کی کہ پاکستان اور روس کے درمیان ایک تاریخی معاہدہ طے پایا ہے جس کے تحت ملک کی افواج کے افسران روس میں تربیت حاصل کر سکیں گے۔ امریکی نشریاتی ادارے کے مطابق امریکہ کی جانب سے پاکستان کو فراہم کی جانے والی سیکیورٹی سے منسلک امداد کی معطلی کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو پُر کرنے میں روسی بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ یہ معاہدہ راولپنڈی میں روس اور پاکستان کے مشترکہ فوجی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کے اختتام پر کیا گیا۔ دونوں ممالک نے اس معاہدے پر دستخط کیے جس کے تحت پاکستانی سیکیورٹی اداروں کے اراکین روسی فیڈریشن کے تربیتی اداروں میں داخلہ لے سکیں گے۔ پاکستان اور روس نے 2014 کے بعد سے دفاع کے شعبے میں تعاون میں اضافہ کیا ہے جب دونوں ممالک نے دوطرفہ تعلقات میں اضافے کے معاہدے پر دستخط کیے تھے۔2014 کے معاہدے کے تحت ماسکو نے اسلام آباد کو چار ایم آئی-35 ہیلی کاپٹر فروخت کیے اور دونوں ممالک نے انسداد دہشت گردی کی مشقیں بھی کیں۔

پاکستان کے قیام کے وقت سے سیاسی و فوجی قیادت نے ہمیشہ بڑی طاقتوں کی سرپرستی اور حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی تاکہ اپنی فوجی صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکے۔ لیکن اس پالیسی نے پاکستان کی 71 سال کی تاریخ میں ہمیں کئی مواقعوں پر ناکامی سے دوچار کیا ہے۔ بڑی طاقتیں کبھی بھی ہماری فوجی طاقت میں اس قدر اضافہ نہیں ہونے دیتیں جس سے انہیں خطرہ لاحق ہو جائے۔ بڑی طاقتوں کو اپنے علاقائی اور بین الاقوامی مفادات کے تحفظ کے لیے ہماری افواج کی جس قدر صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان کی اتنی ہی تربیت کرتی ہیں اور اس کے بعد ہماری افواج کو دنیا کے کسی بھی کونے میں اقوام متحدہ کی ٹوپی پہنا کر بھیجتی ہیں۔ پاکستان کے افسران امریکہ میں 1960 کی دہائی سے فوجی تربیت اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس تربیت میں تعطل 1990 کی دہائی میں آیا تھا لیکن 11 ستمبر 2001 کے حملوں کے بعد اسے بحال کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس تربیت نے ہمیں کبھی اس قابل نہیں کیا کہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے کاٹنے کی سازش کو ناکام بناسکتے۔ اس تربیت نے کبھی ہماری افواج کو اس قابل نہیں بنایا کہ وہ مقبوضہ کشمیر کو ہندو کے قبضے اور غلامی سے آزادی دلا سکے۔ اس تربیت نے تو ہمیں اس قابل بھی نہیں کیا کہ ہم بھارت کو سیاچن گلیشیر پر قبضے سے روک سکتے یا اس کے قبضے سے چھڑا سکتے۔ اور اب پچھلے 17 سال سے اس تربیت کو امریکہ کی اسلام کے خلاف جنگ میں استعمال کیا جارہا ہے جسے "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کے نام پر لڑا جارہا ہے۔ اس جنگ میں ہمارے 70 ہزار سے زائد شہری اور فوجی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ معیشت کو اربوں ڈالر کا نقصان بھی برداشت کرنا پڑا ہے۔

امریکہ کی ہی طرح روس بھی اسلام اور مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں دشمنوں سے دوستی کرنے سے خبردار کیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُواْ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ

"مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں" (الممتحنۃ: 1)۔

لہٰذا اپنے دشمنوں میں سے اتحادی بدل لینے سے پاکستان کی تاریخ تبدیل نہیں ہو جائے گی۔ حزب التحریر نے آنے والی نبوت کے طریقے پر خلافت کے لیے لکھے گئے دستور کے مقدمے کی شق 189 میں لکھا ہے کہ، "برطانیہ، امریکہ اور فرانس یا وہ ممالک جو ہمارے علاقوں پر نظریں جمائے ہوئے ہیں جیسے روس، یہ ریاستیں ہمارے ساتھ حکماً متحارب (جنگی حالت میں) ہیں"۔ لہٰذا آنے والی خلافت اپنے فوجی افسران کو دشمن ممالک نہیں بھیجے گی۔ جہاں تک فوجی افسران کی تربیت کا تعلق ہے تو ریاست اپنی فوج کو دنیا کی سب سے طاقتور اور باصلاحیت فوج بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی تاکہ وہ دنیا میں اللہ کا پرچم سب سے بلند کر سکیں۔ یہ فوج وہ ہو گی جو فلسطین، کشمیر اور تمام مقبوضہ مسلم علاقوں کو آزاد کرائے گی۔ حزب التحریر نے آنے والی نبوت کے طریقے پر خلافت کے دستور کے مقدمہ کی شق 67 میں لکھا ہے کہ "فوج کے لیے انتہائی اعلیٰ سطح کی عسکری تعلیم کا بندوبست کرنا فرض ہے اور جہاں تک ممکن ہو فوج کو فکری لحاظ سے بھی بلند رکھا جائے گا۔ فوج کے ہر ہر فرد کو اسلامی ثقافت سے مزین کیا جائے گا تاکہ وہ اسلام کے بارے میں مکمل بیدار اور باشعور ہو اگرچہ اس کی سطح عام ہی کیوں نہ ہو"۔

مدینہ کی ریاست کی پیروی کرتے ہوئے کس طرح امریکہ، موجودہ دور کے قریش، سے تعلقات کو مستحکم کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے؟

14 اگست 2018 کو امریکی سیکریٹری خارجہ مائیکل پوم پیو نے کہا کہ امریکہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کو مزید مستحکم کرنا چاہتا ہے جبکہ امریکہ میں پاکستان کے سفیر نے اس امید کا اظہار کیا کہ ٹرمپ انتظامیہ جلد ہی پاکستانی افواج کے افسران کے تربیتی پروگرام کی معطلی کو ختم کر دے گی۔ سیکریٹری پوم پیو نے یوم آزادی کے پیغام میں عام روایتی پیغام سے آگے بڑھتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان سات دہائیوں پر محیط قریبی تعلقات کو یاد کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ خراب تعلقات کو دوبارہ

تعمیر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ "آنے والے سالوں میں ہم امید کرتے ہیں کہ ان تعلقات کو مزید مستحکم کیا جائے گا کیونکہ ہم پاکستان کے لوگوں اور حکومت کے ساتھ کام کرنے کے مواقع ڈھونڈتے رہتے ہیں تاکہ سیکیورٹی، استحکام اور جنوبی ایشیا میں خوشحالی کے مشترکہ اہداف کو آگے بڑھایا جاسکے"۔

مدینہ کی ریاست کی پیروی کرتے ہوئے کس طرح امریکہ، موجودہ دور کے قریش، سے تعلقات کو مستحکم کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے؟ جنوبی ایشیا کے لیے امریکی منصوبے میں اس خطے کے مسلمانوں کے لیے سیکیورٹی، استحکام اور خوشحالی کا کوئی ہدف نہیں ہے۔ امریکی منصوبہ تو "باہمی اعتماد کو بڑھانے والے اقدامات" اور "نارملائزیشن" کے جھنڈے تلے پاکستان اور مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو ہندو ریاست کی بالادستی میں دے دینا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں سے اپنی دشمنی کا واضح اظہار کرتے ہوئے ٹرمپ انتظامیہ نے پاکستان کے بدترین دشمن بھارت کے ساتھ اتحاد کا اعلان کیا۔ ایک طرف امریکہ پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کے انعام کے طور پر اس کے ساتھ اسلحے کی فروخت کے معاہدے کررہا ہے جبکہ دوسری جانب پاکستان آرمی کو، جو کہ دنیا کے چھٹی بڑی آرمی ہے، مقبوضہ کشمیر میں محصور بزدل بھارتی افواج کو تحفظ دینے کے لیے استعمال کررہا ہے۔

"باہمی اعتماد کو بڑھانے والے اقدامات" اور "نارملائزیشن" کے جھنڈے تلے پاکستان کی نئی قیادت ہمیں اکھنڈ بھارت کی جانب دھکیل رہی ہے اور مقبوضہ کشمیر سے مکمل غداری کی راہ پر گامزن ہے۔ یہ قیادت ہمیں مغربی صلیبیوں اور بدترین ہندو مشرکین کے سامنے پھینک رہی ہے جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خبردار کیا ہے کہ،

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

"جو لوگ کافر ہیں، اہل کتاب یا مشرک وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے خیر (وبرکت) نازل ہو۔ اور اللہ تو جس کو چاہتا ہے، اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرلیتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے" (البقرۃ:205)۔

اب ہم پر لازم ہے کہ ہم حزب التحریر کے بہادر شباب کے ساتھ آواز بلند کریں اور امریکی منصوبے کو ناکام بنانے اور نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کی جدوجہد کریں۔